



De wetenschappen waar AlaHazrat Meesterschap op heeft

Allama Maulana Imran Raza Khan Samnani Mia al Qadri
gemaïld op 15-2-2010 aan alhaaj Mohamed Juzoef Tangali Qadri



اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تجدیدی کارنامے و علوم و فنون تسرف کی

علم تاریخ نے اپنے دامن میں اچھی اور بُری ہر دو صفت کی حامل شخصیات کو سمیٹ کر پناہ دی ہے اس طرح انہیں زمانے کی دست برد اور شکستگی سے محفوظ کر دیا ہے تاکہ آئینہء تاریخ میں ماضی کے عکس و نقش کا مشاہدہ حال و استقبال کو جاندار اور شاندار بنانے میں معاون ہو۔ لیکن بعض شخصیات کا پیکر احساس اتنا جاندار و شاندار ہوتا ہے کہ جنہیں تاریخ محفوظ رکھنے کا اہتمام کرے یا نہ کرے وہ شخصیات اپنی تاریخ آپ مرتب کر لیتی ہیں اس لئے کہ وہ عہد ساز اور تاریخ ساز بستیاں ہوتی ہیں یہ شخصیات اپنی پہچان کیلئے مؤرخ کی محتاج نہیں ہوتیں بلکہ ان نادر زمن بستیوں کے خوبصورت تذکرے کو تاریخ اپنے صفحات کی زینت بنانے کیلئے خود محتاج ہے اور مؤرخ ان کے تذکرے لکھ کر خود کو متعارف کرانے کا محتاج ہوتا ہے۔ ایسی ہی عہد ساز بستیوں میں ایک مہر درخشاں وہ بھی ہے جسے شرق تا غرب شیخ الاسلام و المسلمین، محدث عصر، فقیہہ دہر، مجدد دین و

ملت ، حامی سنت، قامع بدعت، اعلیٰ حضرت وغیر ہم القابات و خطابات سے پہچانا جاتا ہے۔ امام احمد رضا فاضل و محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے اسم گرامی کے اعزاز و اکرام کے بارے میں علامہ ہدایت اللہ بن محمود سندھی حنفی قادری مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

"وہ (امام احمد رضا علیہ الرحمۃ) اس کے اہل ہیں کہ ان کے نام سے قبل اور بعد میں کوئی بھی فضیلت کا خطاب لگایا جائے۔" (معارف رضا 1986ء ، صفحہ 102)

مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ علم و فضل کا وہ خورشید ہیں کہ جس کی جلوہ گری انیسویں صدی عیسویں کے نصف آخر تا بیسویں صدی کے ربع اول کے عرصہ پر محیط ہے، اور یہ دور جس قدر پر آشوب تھا بلاد اسلامیہ میں کوئی دور بھی ایسا نہیں گذرا، فتنوں کی بیخ کنی اور فسادِ امت کے ذمہ دار مفسدین کو بے نقاب کرنے کیلئے امام احمد رضا نے فقہی بصیرت اور مدبرانہ فراست کے ذریعے ملت کی راہنمائی کا جو فریضہ انجام دیا وہ صرف آپ ہی کا خاصہ تھا۔ آپ نے جو شمع عشق رسالت فروزاں کی وہ آج بھی ملت کیلئے مینارِ نور ہے۔ اور اُندہ بھی اس کی چمک دمک ماند نہیں پڑے گی۔ (انشاء اللہ جل مجدہ، و الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام)

امام احمد رضا کا سینہ علوم و معارف کا خزینہ اور دماغ فکر و شعور کا گنجینہ تھا، اپنے بیگانے سب ہی معترف ہیں کہ شخصی جامعیت، اعلیٰ اخلاق و کردار، قدیم و جدید علوم و فنون میں مہارت، تصانیف کی کثرت، فقہی بصیرت، احیاء سنت کی تڑپ، قوانین شریعت کی محافظت، زہد و عبادت اور روحانیت کے علاوہ سب سے بڑھ کر قیمتی متاع و سرمایہ عشق ختمی مرتبت (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) میں ان کے معاصرین میں ان کا کوئی ہم پلہ نہ تھا اور غالباً نہیں، بلکہ یقیناً آج بھی سطور بالا صفات میں عالم اسلام میں امام احمد رضا کا ہمسر کوئی پیدا نہیں ہوا۔ آپ کی اسی انفرادیت کے بارے میں سید ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ کہتے ہیں:

"امام احمد رضا کی شخصیت میں بیک وقت کئی سائنس داں گم تھے، ایک طرف ان میں ابن الہیثم جیسی فکری بصارت اور علمی روشنی تھی تو دوسری طرف جابر بن حیان جیسی صلاحیت، الخوارزمی اور یعقوب الکندی جیسی کہنہ مشقی تھی، تو دوسری طرف الطبری، رازی اور ابو علی سینا جیسی دانشمندی، فارابی، البیرونی، عمر بن خیام، امام غزالی اور ابن ارشد جیسی خداداد ذہانت تھی دوسری طرف امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے فیض سے فقیہانہ وسیع النظری اور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے روحانی وابستگی اور لگاؤ کے تحت عالی ظرف امام احمد رضا کا ہر رخ ایک مستقل علم و فن کا منبع تھا ان کی ذہانت میں کتنے ہی علم و عالم، گم تھے۔" (معارف رضا جلد ششم صفحہ 124)

شمسی تقویم کی بیسویں صدی عیسوی اور قمری تقویم کی چودھویں صدی ہجری میں شانِ تجدد اور محی ملت و دین کی حامل ذات امام احمد رضا کے سوا کسی اور کی قرار نہیں دی جاسکتی، اور اس صدی کو جیسے مجدد و مصلح کی ضرورت تھی وہ تمام کمالات و اوصاف بدرجہ اتم اعلیٰ حضرت میں نظر آتے ہیں۔ دین اسلام کی اساسیات اور ایمان کی جملہ فروعات و جزئیات پر بیک وقت مشرق و مغرب سے حملے ہو رہے تھے، ایسے موقع پر ضرورت تھی کہ مشرق میں فتنہ

اُٹھانے والے مُناقضین کا مقابلہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لازوال ہتھیار سے کیا جائے اور مغرب کے ملحد سائنس دانوں کے کائنات سے متعلق گمراہ کن نظریات کا مقابلہ کلامِ الہی کی شایانِ شان تفسیر، "لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ" کی بدیہیات و یقینیات کے اجالے میں کیا جائے۔ چودھویں صدی ہجری میں ملت اسلامیہ کی اصلاح کیلئے جن علمی گوشوں اور شعبہ ہائے حیات میں قولاً و عملاً کام کی ضرورت تھی وہ تمام تقاضے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے پورے کئے ایک ایک علم پر لکھا۔۔۔۔۔ اور ایک فن پر لکھا۔۔۔۔۔ اور لکھتے ہی چلے گئے۔۔۔۔۔ مردہ علوم کو کئی صدیوں بعد زندہ کیا، بعض علوم اپنی اختراعات سے خود ایجاد فرمائے۔ امام کے اسلوبِ تحریر میں امام اعظم سے لے کر دیگر علماء و دانشور اور ہئیت دان کے کارناموں سے مزین دوسری صدی تا ساتویں صدی ہجری کی تصویر نظر آنے لگی، اسلامیانِ بند ہی نے نہیں بلکہ عرب و مغرب اور افریقہ نے بھی اپنے اسلاف کے ماضی کو جیتا جاگتا محسوس کیا، تہذیب و تمدنِ اسلامی کے تابناک دور کی روشنی امام احمد رضا کی تحریروں سے پھوٹتی محسوس ہوئی۔



ماہرِ رضویات ، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود مظہری مجددی ایجاد و اختراع کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

"ایجاد و اختراع کا دار و مدار فکر و خیال پر ہے، خیال کو اساسی حیثیت حاصل ہے ، قرآن کریم میں خیالوں کی ایک دنیا آباد ہے اور عالم یہ ہے

مجبور یک نظر آ، مختار صد نظر جما!

ہر خیال اپنے دامن میں صدیوں کے تجربات و مشاہدات سمیٹے ہوئے ہے ، جس نے قرآن کی بات مانی اس نے مختصر زندگی میں صدیوں کی کمائی کمالی۔ امام احمد رضا انہیں سعادت مندوں میں سے تھے جنہوں نے سب کچھ قرآن سے پایا، وہ قرآن کا زندہ معجزہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو علمِ لدنی اور فیضِ سماوی سے نوازا تھا۔" (امام احمد رضا اور علومِ جدیدہ و قدیمہ ، مطبوعہ ادارہ مسعودیہ کراچی، صفحہ)

زمانہ طالب علمی میں ایک مرتبہ امام احمد رضا کو جیومیٹری کی گتھیاں سلجھاتے ہوئے دیکھ کر والد گرامی حضرت مولانا نقی علی خان نے فرمایا، "بیٹا یہ تمام علوم تو ذیلی و ضمنی ہیں تم علوم دینیہ کی طرف متوجہ رہو، بارگاہ رسالت سے یہ علوم تمہیں خود عطا کر دیے جائیں گے۔" پھر واقعی دنیا نے دیکھا کہ کسی کالج و یونیورسٹی اور کسی سائنسی علوم میں ماہر کی شاگردی کے بغیر تمام سائنسی علوم عقلیہ و نقلیہ حاصل ہوئے اور ایسے مشاق ہو گئے کہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین کو ریاضی کے ایک لاینچل مسئلہ کے جواب کیلئے امام احمد رضا سے رجوع کرنا پڑا اور امام احمد رضا نے فی البدیہہ جواب لکھ کر دیا، جبکہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب مسئلہ کے حل کیلئے جرمنی جانا چاہتے تھے۔ بریلی کے بوریا نشین کی جدید علوم و فنون پر اس مہارت کو ڈاکٹر سر ضیاء الدین ملاحظہ کر کے حیران و ششدر تو تھے ہی مزید حیرانگی اس وقت بڑھی جب یہ معلوم ہو کہ اس مولوی صاحب نے کسی غیر ملکی درسگاہ سے علوم جدیدہ کی تحصیل کیلئے کبھی رجوع نہیں کیا بلکہ یہ ذات خود ہی مرجع ہے۔ خلائق میں سے کوئی دنیا کیلئے اور کوئی دین کیلئے یہیں رجوع کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بیساختہ کہا کہ علم لدنی کے بارے میں صرف سنا ہی تھا آج آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اعلیٰ حضرت نے علوم سائنس میں اپنی خداداد مشاقی کی بنیاد پران علوم کی قد آور شخصیات بابائے طبیعیات ڈیمو قریطس (قبل مسیح) بطلمیوس (قبل مسیح)، ابن سینا (تائ) نصیر الدین طوسی (متوفی)، کوپر نیکس کپلر، ولیم ہرشل (سترہویں صدی عیسویں)، نیوٹن (متوفی) ملا جونپوری (متوفی) گلیلیو آئن اسٹائن اور البرٹ ایف پورٹا کے نظریات کا رد اور ان کا تعاقب کیا ہے، جبکہ ارشمیدس (متوفی) کے نظریہ وزن، حجم و کمیت، محمد بن موسیٰ خوارزمی کی مساوات الجبراء اور اشکال جیومیٹری، یعقوب الکندی، امام غزالیہ، امام رازی کے فلسفہ الہیات، ابو ریحان البیرونی، ابن الہیثم، عمر الخیام کے نظریات بیت و جغرافیہ، ڈیمو قریطس کے نظریہ ایٹم اور جے جے ٹامس کے نظریات کی تائید کی اور دلائل عقلیہ سے پہلے آیات قرآنیہ پیش کیں۔ امام احمد رضا پر یہ عطا۔۔۔۔۔۔ یہ نوازش۔۔۔۔۔۔ یہ کرم۔۔۔۔۔۔ یہ عنایت۔۔۔۔۔۔ یہ التفات۔۔۔۔۔۔ یہ فیض۔۔۔۔۔۔ سب کچھ محض اس بنا پر تھا کہ اعلیٰ حضرت کو اسلام کی عظیم انقلابی قوت جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل تھا اور اسی والہانہ عشق سے مسلمانوں کی دینی ترقی، سیاسی کامیابی، علم کی ترویج، معاشی و عمرانی استحکام اور ثقافتی و تمدنی الغرض ہر سطح کی کامیابیاں و کامرانیاں وابستہ ہیں حقیقت ہے کہ جسے محبت رسول کا صادق جذبہ ہاتھ آگیا دین و دنیا کی تمام دولت اسی کے دامن میں آکر سمٹ جاتی ہیں، امام احمد رضا کا یہی تجدیدی کارنامہ ہے جس کے سبب ہی معترف ہیں۔

دنیا میں جہاں کہیں بھی غلبہ دین اسلام یا احیاء اسلامی کی تحریکیں اٹھی ہیں وہ عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مربوب منت رہی ہیں انگلستان کے ایک مشہور مستشرق پروفیسر ایچ۔ اے گب نے اپنی کتاب اسلامک کلچر میں لکھا ہے،

"تاریخ اسلام میں بارہا ایسے مواقع آئے ہیں کہ اسلام کے کلچر کا شدت سے مقابلہ کیا گیا ہے لیکن باہر ہمہ مغلوب نہ ہوسکا اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ صوفیا کا انداز فکر فوراً اس کی مدد کو آجاتا تھا اور اس کو اتنی قوت و توانائی بخش دیتا تھا کہ کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہ کرسکتی تھی۔ (اسلامک کلچر، صفحہ، مطبوعہ لندنء)

صوفیا کا یہ پیغام "محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تھا کہ جسے اعلیٰ حضرت نے اپنی تمام زندگی اپنا کر اپنی تصنیفات و تالیفات کی روشنائی کے ذریعے ملت اسلامیہ کو منور کیا، آپکو معلوم تھا کہ اگر مسلمانوں کے دل عشق رسالت مآب اسے خالی ہو گئے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت بھی نہ تو انہیں اپنی کھوئی عظمت واپس دلا سکتی ہے اور نہ اصلاح و تجدید کی ہزاروں تحریکیں انہیں اپنی منزل مراد تک پہنچا سکتی ہیں۔ مغربی استعمار کی مذموم سازش یہی تھی کہ مسلمانوں میں سے جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیا جائے، جس کی طرف شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے بھی یوں اشارہ کیا ہے:-

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بدن سے نکال دو

فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

اعلیٰ حضرت کا یہ تجدیدی کارنامہ ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بشری و انسانی اوصاف و کمالات کے ساتھ ساتھ معجزاتی و نورانی پہلوؤں کے بلند و بالا کمالات نبوت اور فضائل و شمائل کو احاطہ تحریر میں لاکر ملت اسلامیہ کی روحانی اقدار کو تنزلی کا شکار ہونے سے بچالیا، آپ نے اپنی علمی درسگاہ اور روحانی خانقاہ بریلی سے، اس پر فتن دور میں ملت اسلامیہ کے سفینے کو ساحل مراد تک پہنچانے کیلئے جو کچھ ضروری تھا وہ اقدامات کیے۔ ہندوستان کے مشہور و ممتاز عالم و ادیب مولانا عبدالجبار ربیر اعظمی اپنے مقالہ میں نہایت جامعیت سے اعلیٰ حضرت کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں،

"جب شاطرانِ مذہب نے قرآن کے تراجم میں کتر بیونت کر کے اسلامیوں کے عقائد پر حملہ کرنا چاہا تو اس قوم کو قرآن عظیم کا صحیح ترجمہ دیا، جب فریب کاروں نے اس کی تفسیر میں اپنی رائے شامل کر کے قوم کو گمراہ کرنا چاہا تو مسلمانوں کو ہوشیار رکھنے کیلئے "تمہید ایمان بآیات القرآن" دیا، جب اہل ضلالت نے ملت کو سنت کا نام لیکر احادیث کے غلط معانی و مطالب بتانے شروع کیے تو اس نے اہل ایمان کو سینکڑوں کتابیں دیں۔ جب اہل بدعت نے تقلید کے لباس میں غیر مقلدیت اور فقہ کے روپ میں حیلہ سازیوں اور گمراہیوں سے امت کے اعتقادات و اعمال کو زخمی کرنا چاہا تو اس نے قوم کو وہ لازوال فتاویٰ دیے جو اپنے دلائل و براہین سے ہمیشہ تابندہ رہیں گے۔ دشمنانِ اسلام نے جب اس ذات قدوس اور بے عیب خدا پر کذب کے معنی درست کر کے اسلامی عقیدہ توحید پر ضرب لگانے کی کوشش کی تو اس کا قلم ان کیلئے شمشیرِ خار شگاف بنا، جب شاتمانِ نبوت نے مسلمانوں کے عقائد نبوت کو مجروح کرنا چاہا تو اس کا قلم ان پر ذوالفقارِ حیدری بن کر ٹوٹا۔ جب دین و مذہب کے ڈاکوؤں نے مومنوں کے سینوں سے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھین لینے کا خواب دیکھا تو ان کے خوابوں کے قلعے کو تعبیر سے پہلے اسکی زبان، قلم اور عمل نے مسمار کر کے رکھ دیا، جب مکاروں نے پیری اور شیخی کے لبادے اوڑھ کر ملت کے دل کے فانوس میں بزرگانِ دین و عمائدین اسلام کی عقیدت کے جلتے چراغ کو بجھانے کیلئے ناپاک تمناؤں کے محلات تعمیر کئے تو اس نے سعیِ پیہم سے ان کو زمین بوس کر کے تہس نہس کر دیا۔ جب مولویت نما

عیاروں نے آثار اسلام اور مقامات مقدسہ کی عزمت و حرمت کو غلامان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دماغ سے نکال پھینکنے کی جرأت کی تو اس کی زبان پاک اور قلم بیباک نے ان کی چالاکیوں کے پردوں کو چاک کیا سنئے کہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے، مسیح موعود کے نام کا فتنہ ہو یا مہدی معہود کے نام کا، شان نبوت کی توہین کا ہو یا فضائل رسالت کیتنقیص کا، نیچریت کا ہو یا دہریت کا، تقلیدی ہو یا غیر مقلدیت کا، تفضیلت کا ہو یا رافضیت کا، خارجیت کا ہو یا بدعتیت کا ان تمام فتنوں کے سینوں میں اس کا قلم اسلام و سنیت کی شمشیر و سناں بن کر اُتر گیا اور اس کی زبان حق ترجمان اسلامیوں کیلئے سپر بن گئی۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے؟ کہ یہ وار وار سے پار ہے

(ماہنامہ قاری دہلی امام احمد رضا صفحہ 280)

امام احمد رضا کے تمام مجددانہ کمالات جذبہ عشق رسول میں مضمحل ہیں۔

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی (اقبال)

امام احمد رضا کے علم نے تمام شعبہ ہائے علوم کا آپ کی شخصیت نے بحیثیت قائد و راہنما تمام شعبہ ہائے حیات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ جناب سید محمد جیلانی بن سید محامد اشرف ایڈیٹر "المیزان" بمبئی امام احمد رضا کے تبحر علمی کے متعلق یوں رقمطراز ہوتے ہیں،

"اگر ہم ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو ان کی 66 سالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر 5 گھنٹے میں امام احمد رضا ایک کتاب ہمیں دیتے نظر آتے ہیں، ایک متحرک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا جو کام تھا امام احمد رضا نے تنہا انجام دے کر اپنی جامع شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے۔ (المیزان، امام احمد رضا نمبر مارچ)

سچ کہا ہے شاعر نے۔

معارف کا سمندر موجزن ہے جسکے سینے میں
وہ مقبول در خیر البشر احمد رضا تم ہو

وادی رضا کی کوہ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے

اگلوں نے بہت کچھ لکھا ہے علم دین پر
لیکن جو اس صدی میں ہے تنہا رضا کا ہے

امام احمد رضا کی ایک ہزار سے زائد تصنیفات (مطبوعہ و غیر مطبوعہ) کے جائزہ کے بعد محققین کی قطعی جدید تحقیق کے مطابق یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ ایک سو بیس قدیم و جدید، دینی، ادبی، اور سائنسی علوم پر امام

احمد رضا علیہ الرحمۃ کو دسترس حاصل تھی۔ راقم نے زیر نظر مضمون کے آخر میں علوم و فنون کا شماریاتی جدول دے دیا ہے تاکہ کوئی اس تعداد کو مبالغہ نہ سمجھے۔

علوم میں یا اس سے زائد کا تعلق دینی علوم کی اساس و فروع سے ہے جبکہ ادب سے متعلق ، روحانیت سے متعلق، تنقیدات و تجزیہ و موازنہ سے متعلق اور طب و ادویات سے متعلق علوم کے علاوہ بقایا علوم کا تعلق علوم عقلیہ (سائنس) سے ہے۔ امام احمد رضا محدث و فاضل بریلوی کی سائنسی علوم پر کتب و رسائل کی تعداد ایک سو پچاس سے زائد ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں: "امام احمد رضا نے یہ رسائل (جدید علوم و سائنس) اردو، فارسی، اور عربی تینوں زبانوں میں تحریر فرمائے ہیں۔ بعض رسائل و کتب کی ضخامت سو صفحات سے بھی زیادہ ہے۔" (دیباچہ حاشیہ جامع الافکار ، صفحہ)

اعلیٰ حضرت کے علوم کی فہرست کے مطالعہ سے قبل قارئین کے علم میں یہ بات ضرور ہونی چاہئے کہ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل خلیل مکی کو جو عربی میں سند اجازت دی ہے اس میں 55 علوم و فنون کا ذکر فرمایا ہے محدث بریلوی کے اپنے قلم فیض رقم سے مندرجہ 55 علوم و فنون کی فہرست نہایت جامع ہے جس میں بعض علوم فی زمانہ متعدد شاخوں و شعبوں میں تقسیم ہو گئے ہیں اور ان کی شناخت کیلئے علیحدہ عنوانات ماہرین تعلیم مختص کر چکے ہیں۔ امام احمد رضا کی تصنیفات میں مرقوم مضامین ان علوم سے بھی بحث کرتے نظر آتے ہیں کہ جن کا تذکرہ امام احمد رضا نے اپنے علوم کی فہرست میں نہیں کیا ہے آپ کو ان پر دسترس حاصل تھی مثلاً ، معیشت اور اس کے ضمنی علوم تجارت، بینکاری، اقتصادیات اور مالیات کا اعلیٰ حضرت نے شمار نہیں کیا لیکن اسلامیان ہند کی فلاح کیلئے تدابیر بیان کرتے ہوئے مجدد اعظم کی ذات میں ماہر بنکار، وزیر خزانہ و مالیات اور معلم اقتصادیات کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے بیان کردہ علوم کی ترتیب یوں ہے

- (1) علم القرآن (2) حدیث (3) اصول حدیث (4) فقہ حنفی (5) کتب فقہ جملہ مذاہب
- (6) اصول فقہ (7) جدل مہذب (8) علم تفسیر (9) عقائد و کلام (10) نحو (11) صرف
- (12) معانی (13) بیان (14) بدیع (15) منطق (16) مناظرہ (17) فلسفہ (18) تکسیر (19)
- ہنئیات (20) حساب (21) ہندسہ (22) قرأت (23) تجوید (24) تصوف (25) سلوک (26)
- اخلاق (27) اسماء الرجال (28) سیر (29) تاریخ (29) لغت (31) ادب معہ جملہ فنون
- (32) ارثما طیقی (33) جبر و مقابلہ (34) حساب سینی (35) لوگارٹمات (36) توقیت
- (37) مناظرہ مرایا (38) علم الاکر (39) زیجات (40) مثلث کروی (40) مثلث سطح
- (41) بیاتہ جدیدہ (42) مربعات (43) جفر (44) زائرچہ (45) نظم عربی (46) نظم
- فارسی (47) نظم ہندی (48) نثر عربی (49) نثر فارسی (50) نثر ہندی (51) خط
- نسخ (52) نستعلیق (53) تلاوت مع تجوید (54) علم الفرائض (الاجازۃ الرضویہ)

اب آپ 120 علوم کی مفصل فہرست ملاحظہ فرمائیں تاہم محققین اور علماء کرام سے ملتمس ہوں کہ استدراک پر فقیر کی اصلاح بھی فرمائیں۔

امام احمد رضا کی علمی و تحقیقی کہکشاں کے ستاروں کی فہرست

قرأت

Recitation of the Holy Quran

تجوید

Phonography Spelling

تفسیر

Explanation of Quran

اصول تفسیر

Principal of Explanation

رسم الخط القرآن

Writership In Different style of quranic letters

علم حدیث

Tradition of the Holy Prophet

اصول حدیث

s Tradition's Messenger'Principal of God

اسانید حدیث

Documentry Proof of Traditions Citation of Authorities

اسماء الرجال

Cyclopedia of Narrator Tradition Branch of knowledge Judging Merits

جرح و تعدیل

Critical Examination

تخریج احادیث

Put Referencess of Traditions &Talk

لغت حدیث
Usage of Traditions Colloquial Lang

فقہ
Islamic Law

اصول فقہ
Islamic Jurisprudence

رسم المفتی
Legal Opinion Judicial Verdict

علم الفرائض
Law of Inheritance and Distribution

علم الکلام
Scholastic Philosophy

علم العقائد
Article of Faith

علم البیان
Metaphor

علم المعانی
Rhetoric

علم البلاغت
Figure of Speech

علم المباحث
Dialectics

مناظره
Polemic

علم الصرف
Etymology Morphology

علم النحو
(Arabic Grammar) Syntax

علم الادب
Literature

علم العروض
Science of Prosody

علم البرو البحر
(Baher-Wal-Barr-ul-Ilm)

علم الحساب
ithmeticAr

رياضى
Mathemetic

زيجات
Astronomical Tables

تكسير
Fractional Numeral Maths

علم الهندسه
Geometry

جبر ومقابلہ (الجبرائ)
Algebra

مثلثات (مسطح وكروى)
Trigonometry

ارثما طيقى
Greek Airthmetic

علم تقويم
Almanac

لوگارتھم
Logarethim

علم جفر
logy Cum LiterologyNumero

رمل
Geomancy

توقيت
Reckoning of Time

اوافق (علم الوفاق)

نجوم
Astrology

فلکیات
Study in form of Heavens

ارضیات
Geology

علم مساحت الارض
(Mensuration) Geodesy Survey

جغرافیه
Geography

طبیعات
Physics

مابعد الطبیعات
Metaphysics

کیمیا
Chemistry

معدنیات
Mineralogy

طب و حکمت
Indigenous Syystem of Medicine

ادویات
Pharmacology

نباتات
(Phytonomy)Botany

شماريات
Statistics

اقتصاديات
Political Economy

معاشيات
Economics

ماليات
Finances

تجارت
(Commerce)Trade

بنكاري
Banking

زراعت
Agriculture Study

صوتيات
(Phonology)Phonoetics

ماحوليات
(Environment)Ecology

سياسيات
(Strategy)Politics

موسميات
Meterorology

علم الاوزان
Weighing

شهريات
Civics

علم عملیات
Practicalism

سیرت نگاری
Bio Graphy of Holy Prophet

حاشیہ نگاری
onCitati

نثر نگاری
Composition

تعلیقات
Scholia

تشریحات
Detailed Comments

تحقیقات
Research Study

تنقیدات
Critique Philosophy

ردّات
Rejection

شاعری
Poetry

حمد و نعت
Naat -wa -Hamd

فلسفہ (قدیم و جدید)
Phylosophy

منطق
Logic

تاریخ گوئی
Compose Achronogram

علم الايام

تعبير الروياء
Interpretation of Dreams

رسم الخط نستعليق، شكسته و مستقيم

استعارات
Figuration

خطبات
Oratory

مكتوبات
letters

ملفوظات

پندو نصائح
Holmily

اذكار (اوراد و وظائف)
Prayers and Supplications

نقوش و تعویزات و مربعات

علم الاديان
Comparative Religions

ردّ موسيقى
Refutation of the Music

عمرانيات
Sociology

حياتيات
Biology

مناقب

علم الانساب
Genealogy

فضائل
Preference Study

زائچہ و زائچہ

سلوک

تصوف
Mystagology

مکاشفات
Spirtual Study

علم الاخلاق
thicsE

تاریخ و سیر
Biography &History

صحافت
Journalism

حیوانیات
Zoology

فعلیات
Physiology

علم تخلیق کائنات
Cosmology

نفسیات
Psychology

علم البدیع
(Divices)Science Dealing with Rhetorical

لسانیات
(Philology ,Languages)Linguistics

نظم عربی و فارسی و ہندی
Hindi Peotry &Persion ,Arabic

نثر عربی و فارسی و ہندی
Hindi Composition &Persion ,Arabic

ہئیت (قدیم و جدیدہ)
Modren Astronomy &Old

ارضی طبیعیات
Geo Physics

علم خلیات
Cytology

قانون
Law

علم الاحکام
Put Referencess of Ordinancess &Take

علم قیافہ
Physiognomy

سالماتی حیاتیات
Molecular Biology